

تفہیم القرآن کی خصوصیات

- قاری کا قرآن سے براہ راست تعلق استوار کرتی ہے۔
- مختلف النوع مضامین، مرکزی مضمون سے اس طرح جڑے ہوئے ہیں جس طرح چھوٹے بڑے رنگ برنگ جواہر کسی ہار میں جڑے ہوتے ہیں۔
- ترجمہ لفظی روایتی نہیں، با محاورہ مربوط اور مسلسل ہے۔ تقریر کی زبان کا ترجمہ تحریر کی زبان میں ہے۔ پہلی مرتبہ پیرا گراف قائم کیے گئے ہیں۔
- دیباچہ ایک منفرد کام ہے۔ تاریخی پس منظر، مرکزی موضوع، موضوعات، اسباب نزول پر قیمتی بحثیں، مطالب قرآن کا ایک مربوط سلسلہ پیش کرتی ہیں۔
- فقہی احکامات کی وضاحت قرآن کے بتائے ہوئے نظام اخلاق و تمدن کے مجموعی خاکے کی روشنی میں کی گئی ہے۔
- یہودیت، عیسائیت اور قرآن کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ جدید نظریات اور تحریکات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ طبیعیات، حیوانیات، حیاتیات، فلکیات، علم الانسان اور جغرافیہ سے لے کر معاشیات، سیاسیات، عمرانیات، نفسیات، فلسفہ و منطق، تاریخ اور تقابلی ادیان کے بے شمار مباحث یکھرے ہوئے ہیں۔
- اشاریہ بھی اس کی ایک منفرد خصوصیت ہے۔ یہ اپنی مثال آپ ہے۔ قرآن پر کام کرنے والوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔



تفہیم القرآن کا علم الکلام

ہر دور کی بحش اور مسائل مختلف ہوتے ہیں۔ آج مغربی علوم و فنون اور تہذیب کے غلبے نے نئے علم الکلام کی ضرورت پیدا کی ہے۔ تفہیم القرآن اس علم الکلام کی بہترین نمائندہ مثال ہے۔ اس کے چند بنیادی امور یہ ہیں:

- دلیل کو قرآن پاک کی مجموعی تعلیمات پر مرتب کیا گیا ہے۔
- وحی، عقل اور تجربے کو اس کا صحیح مقام دیا گیا ہے۔
- نہ یہ عقل کی نفی کرتا ہے، نہ اس پر کامل انحصار۔ عقل سلیم کو اپیل کرتا ہے۔ قائل ہی نہیں تبدیل بھی کرتا ہے۔
- مخالف کو اس کے تسلیم شدہ اصولوں یا علوم سے لا جواب کرتا ہے۔
- اسلامی احکامات کی حکمت اور اس دور کے مسائل اور ادارات سے ان کی مناسبت کو اہمیت دیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ تعلیمات بیسویں صدی میں بھی اتنی ہی تروتازہ ہیں جتنی ساتویں صدی میں تھیں۔
- قلب و نظر کے اطمینان کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔

تفہیم القرآن: دور جدید کے چیلنج کا جواب

وحی کا انکار کر کے زندگی کا پورا نقشہ لادینی نظریات اور ذاتی و قومی تعصبات پر تعمیر کیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے دکھایا ہے کہ انسان وحی الہی کا محتاج ہے۔ اسی کے ماننے پر نجات کا انحصار ہے۔

وحی کو ماننے والے بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول تسلیم نہیں کرتے، جیسے یہودیت اور عیسائیت کو ماننے والے۔

دکھایا ہے کہ بائبل اور تورات کے ماننے والوں نے کتمان حق اور تلبیس حق کا راستہ اختیار کر کے وحی کو مسخ کر دیا ہے۔ آج وحی کی رہنمائی صرف قرآن پاک میں ہی مل سکتی ہے۔

وحی کو ماننے والے مسلمانوں کا بڑا حصہ بھی دین و دنیا کی تقسیم و تفریق کا قائل ہے۔ کچھ اسلام کا پیوند دوسرے نظاموں اور نظریات سے لگاتے ہیں اور اسلامی احکامات کی ایسی تاویل کرتے ہیں جو تحریف کے مترادف ہیں۔

مذہب کے محدود اور جامد تصور کو نبی و بن سے اکھاڑ دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ قرآن زندگی کے ایک ایک گوشے کی تعمیر و تشکیل نو کرتا ہے۔ متجددین کو بتاتی ہے کہ اطاعت و بغاوت کے راستے تو قابل فہم ہیں لیکن مان کر نہ ماننے کا رویہ عقل، قرآن اور بنیادی اخلاق ہر چیز کے خلاف ہے۔

